A-PDF Watermark DEMO: Purchase from www.A-PDF.com to remove the watermark

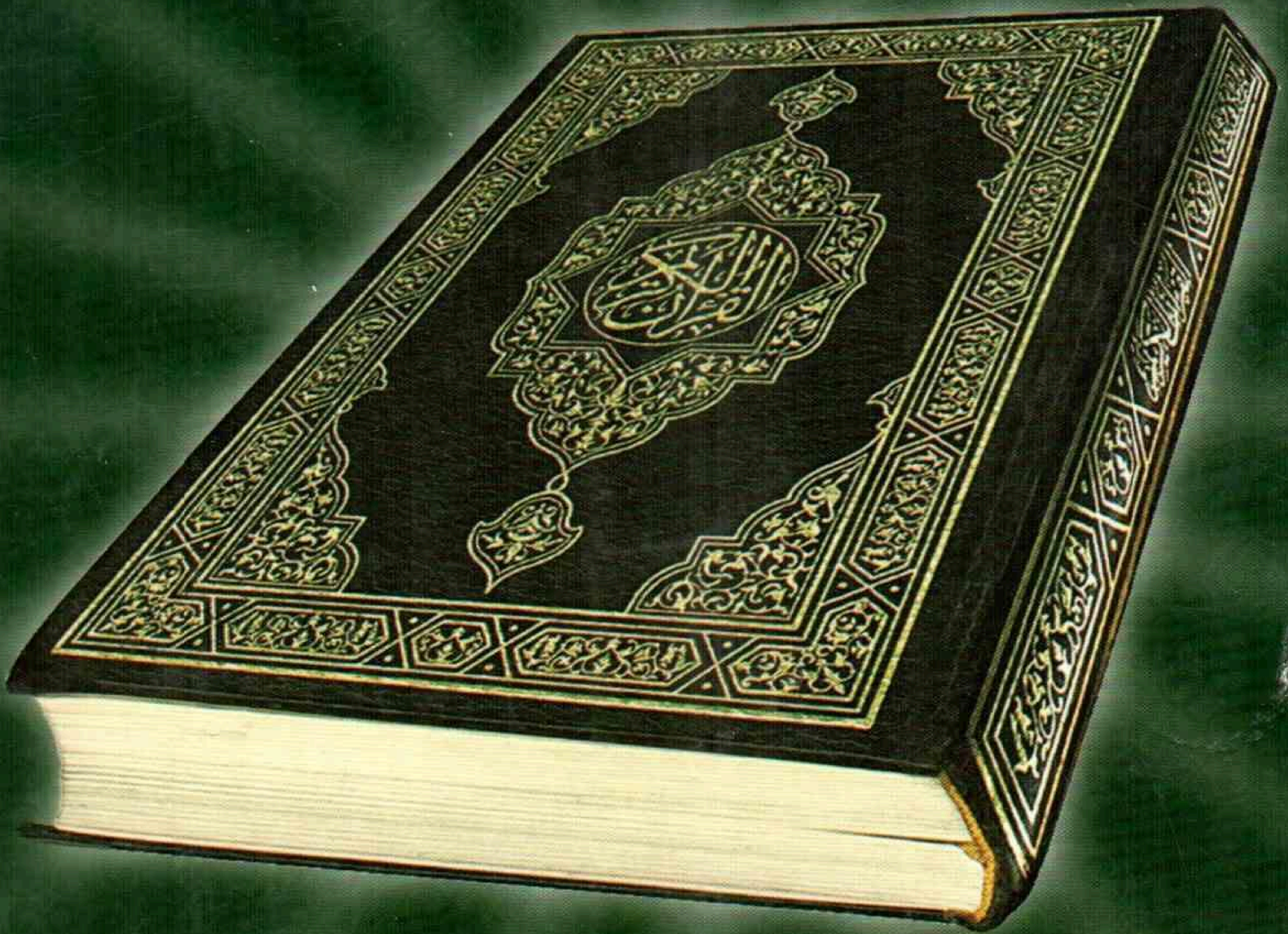

مطالعۂ قرآنِ حکیم

برائے طلباء وطالبات

جماعت نہم

FREE FROM GOVERNMENT
NOT FOR SALE

THE ILM FOUNDATION

خیبر پختونخوا ٹیکسٹ بک بورڈ، پشاور

یہ کتاب صوبائی وزارت تعلیم بذریعہ نظامت نصاب واساتذہ (DCTE) ایبٹ آباد صوبہ خیبر پختونخوا کے تمام گورنمنٹ سکولز کے لئے
مراسلہ نمبر No 6210-12/M-4/vol-1/C&TR/DCTE مورخہ 21-10-2019 منظور شدہ ہے۔

FREE FROM GOVERNMENT

NOT FOR SALE

مطالعۂ قرآنِ حکیم

برائے طلباء وطالبات

جماعت نہم

نام ____________________

ولدیت / سرپرست ____________________

کلاس ____________ سیکشن ____________

اسکول ____________________

خیبر پختونخوا ٹیکسٹ بک بورڈ، پشاور

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے انتہائی ذمہ داری کے ساتھ ہر ممکن کوشش کی گئی ہے کہ مطالعہ قرآنِ حکیم کے نصاب کی تمام تر کوتاہیوں سے پاک بہترین اشاعت کا اہتمام ہو۔ تاہم خدانخواستہ دورانِ طباعت اعراب، جلد بندی یا دیگر کوئی کوتاہی جو سہواً ہو گئی ہو آپ کی نظر سے گزرے یا اس میں بہتری کی کوئی تجویز ہو تو ادارہ کو مطلع فرما کر ممنون فرمائیں تاکہ آئندہ کی اشاعت میں اسے درست کیا جا سکے۔

نوٹ:

اس درسی کتاب کا تمام تدریسی مواد (مع پرنٹنگ لائسنس) جماعت نہم کے طلباء و طالبات کے لئے خیبر پختونخوا ٹیکسٹ بک بورڈ کو دی علم فاؤنڈیشن کراچی نے اشاعت کے لئے بلا ہدیہ فراہم کیا ہے جس کے لئے ادارہ ان کا مشکور و ممنون ہے۔ الحمدللہ "مطالعہ قرآنِ حکیم برائے طلباء و طالبات" کے نصاب کو صوبائی چیف خطیب و چیئرمین متحدہ علماء بورڈ اور نظامت نصاب و تعلیم اساتذہ (DCTE) حکومتِ خیبر پختونخوا نے نظر ثانی کے بعد تمام گورنمنٹ اسکولوں کے لئے منظور کیا ہے۔

زیرِ اہتمام: خیبر پختونخوا، ٹیکسٹ بک بورڈ، فیز- V، حیات آباد، پشاور۔

تعلیمی سال: 2020-21

فون نمبر: 091-9217159-60

ای میل: memberttbb@yahoo.com

ویب سائٹ: www.kptbb.gov.pk

بتعاون: شعبہ تصنیف و تالیف۔ دی علم فاؤنڈیشن، کراچی۔

NOT FOR SALE

ابتدائی کلمات

قرآنِ حکیم اللہ تعالیٰ کی وہ آخری کتاب ہے جو حضرت جبریل امین علیہ السلام لے کر آئے اور ہمارے پیارے نبی حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ کے مبارک دل پر نازل ہوئی۔ وہ ہمارے لئے ہدایت اور دنیا وآخرت میں کامیابی کا ذریعہ ہے۔ ہمارے لئے قرآنِ حکیم ایک فیصلہ کن کلام کی حیثیت رکھتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا "بے شک یہ (قرآن) ایک فیصلہ کن کلام ہے۔" (سورۃ الطارق ۸۶، آیت: ۱۳)

اس دنیا میں ہمارا عروج وزوال قرآنِ حکیم ہی سے وابستہ ہے جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "بے شک اللہ تعالیٰ اِس قرآن کی بدولت قوموں کو عروج عطا فرمائے گا اور اِس (کو ترک کرنے) کی وجہ سے بہت (سی قوموں) کو ذلیل ورسوا کرے گا۔" (صحیح مسلم)

حضرت سیدنا علی کرّم اللہُ وجہہٗ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا عنقریب بہت فتنے ہوں گے۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! ان سے کیسے بچا جاسکتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کتاب اللہ (کو پیش نظر رکھو) اس میں تم سے پہلوں کی خبریں ہیں اور جو بعد میں پیش آنے والا ہے اس کی اطلاعات ہیں، جو تمہارے درمیان مسائل ہیں ان کے بارے میں بھی اس میں فیصلے ہیں، یہ قول فیصل ہے، کوئی کھیل مذاق نہیں، جو اسے حقیر جان کر چھوڑے گا اللہ تعالیٰ اس کا غرور خاک میں ملادے گا، اور جو کسی اور جگہ سے ہدایت ورہنمائی تلاش کرے گا اللہ تعالیٰ اسے گمراہ کردے گا، یہ قرآن حکیم اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ مضبوط رسی ہے، اسی میں بڑی محکم نصیحتیں ہیں اور یہی صراطِ مستقیم ہے۔ (جامع ترمذی، بحار الانوار)

آخرت میں بھی ہماری کامیابی کا دارومدار قرآن حکیم کے احکام پر عمل کرنے اور رسول اللہ ﷺ کی کامل اتباع کے ساتھ وابستہ ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "قرآن تمہارے حق میں دلیل ہوگا یا تمہارے خلاف۔" (صحیح مسلم)

چنانچہ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم قرآن اور صاحبِ قرآن "حضور نبی کریم ﷺ" کے ساتھ اپنا تعلق مضبوط بنائیں۔ ان پر دل سے ایمان رکھیں، اور کتاب اللہ کی باقاعدہ تلاوت کریں، اِسے سمجھیں، اِس پر عمل کریں اور اِسے دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کریں۔ ابتدائی عمر میں جو بات ذہن میں بٹھادی جاتی ہے اس کے پختہ اور دیرپا اثرات کے بارے میں کوئی دو آراء نہیں ہو سکتیں۔ الحمد للہ ہمارے معاشرے میں ابتدائی عمر میں قرآنِ حکیم کی ناظرہ تعلیم اور حفظِ قرآن کا اہتمام کیا جاتا ہے جس کی وجہ سے زندگی بھر قرآنِ حکیم کی تلاوت کرنا آسان ہو جاتا ہے۔ اسی طرح اگر ابتدائی عمر ہی سے قرآنِ حکیم کے مفہوم اور معانی سکھانے کی طرف توجہ دی جائے تو اُمید ہے کہ قرآنی تعلیمات کو سمجھنا، یاد رکھنا اور قرآنی ہدایات کے مطابق زندگی گزارنا آسان ہو جائے گا۔

"مطالعۂ قرآنِ حکیم برائے طلباء وطالبات" آسان اور عام فہم انداز میں ابتدائی عمر سے قرآنِ حکیم سے تعلق جوڑنے کی ایک مربوط اور منظم کوشش ہے۔ قرآنِ حکیم کا یہ نصاب طلباء وطالبات کو ان کی عصری تعلیم ہی کے دوران "اسلامیات" کے عمومی نصاب کے ساتھ ہی پڑھایا جائے گا۔ اُمید ہے کہ ان شاء اللہ سات سالوں (تقریباً ۳۵۰ گھنٹوں) میں طلباء وطالبات پورے قرآنِ حکیم کے ترجمہ، مختصر تشریح، اہم مضامین اور عملی ہدایات سے واقف ہو جائیں گے۔ اس طرح اُن کے لئے عملی زندگی قرآنی تعلیمات کے مطابق بسر کرنا ممکن ہو سکے گا۔ یوں افراد کی تبدیلی ایک صالح معاشرہ کے قیام کا ذریعہ بن سکے گی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ "مطالعۂ قرآنِ حکیم برائے طلباء وطالبات" کی تکمیل اور تدریس ہمارے لئے آسان فرمائے، ہماری یہ کاوش قبول فرمائے اور جو طلباء وطالبات اس سے استفادہ کریں انہیں ہم سب کے لئے صدقۂ جاریہ بنائے۔ آمین

"مطالعۂ قرآنِ حکیم برائے طلباء و طالبات" کی خصوصیات

۱- "مکمل قرآنِ حکیم" کا ۷۰ سے زائد معتبر اور معروف تراجم سے انتخاب کر کے "عام فہم اور آسان ترجمہ" مرتب کیا گیا ہے۔

۲- "دور حاضر کے استعمال" سے ترجمہ کو عربی متن سے ہم آہنگ اور بامحاورہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

۳- آیات کی تشریح کے حوالے سے "اہم نکات" لکھنے نیز اسباق سے متعلق کوئی تحریری کام کرنے کے لئے "سادہ صفحات" بھی دیئے گئے ہیں۔

۴- حتی الامکان "مشکل اصطلاحات اور ذو معنی الفاظ سے اجتناب" کیا گیا ہے۔

۵- "بچوں کی ذہنی سطح اور دلچسپی" کو مد نظر رکھتے ہوئے نصاب مرتب کیا گیا ہے۔ چنانچہ "مطالعۂ قرآن حکیم برائے طلباء و طالبات" کے حصّہ اوّل میں سورۃ الفاتحہ، سورۃ الصّٰٓفّٰت، آخری دس سورتیں اور چھ رسولوں (حضرت آدم علیہ السلام، حضرت نوح علیہ السلام، حضرت ہود علیہ السلام، حضرت صالح علیہ السلام، حضرت شعیب علیہ السلام اور حضرت یونس علیہ السلام) کے قصّے، حصّہ دوم میں تیسویں پارے کی سورتوں (سُوْرَةُ النَّبَا سے سُوْرَةُ الْهُمَزَة) کے ساتھ ساتھ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قصّے، حصّہ سوم میں حضرت یوسف علیہ السلام کا قصّہ اور حصّہ چہارم میں حضرت زکریا علیہ السلام، حضرت مریم سلام اللہ علیہا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام، حضرت سلیمان علیہ السلام اور حضرت لوط علیہ السلام کے قصّوں کے ساتھ مکی سورتیں شامل کی گئی ہیں۔ حصّہ پنجم میں واقعہ معراج، تاریخ بنی اسرائیل، اصحاب سبت، اصحابِ کہف، باغ والے، حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام اور ذوالقرنین کے قصّے شامل کیئے گئے ہیں۔ حصّہ ششم اور حصّہ ہفتم میں شامل مدنی سورتوں میں معاشرتی اور سماجی تعلیمات، ریاستی امور، غزواتِ نبوی ﷺ، جہاد اور قتال فی سبیل اللہ اور دیگر اہم موضوعات سے متعلق تفصیلات اور واقعات بیان کیئے جائیں گے۔

۶- سورتوں کے مطالعہ سے قبل ان کا "شانِ نزول اور تعارف" بیان کیا گیا ہے۔

۷- آیاتِ قرآنی کی روشنی میں انبیاء کرام علیہم السلام کے قصّے "آسان اور دلچسپ انداز" میں "معتبر مواد" کے ساتھ مرتب کیئے گئے ہیں۔

۸- انبیاء کرام علیہم السلام کے قصّے بہتر طور پر سمجھانے کے لئے "نقشوں کا استعمال" بھی کیا گیا ہے تاکہ واقعات کے محل و مقام سے واقفیت حاصل ہو۔

۹- ہر سورت اور قصّہ کے آخر میں سبق آموز نکات "علم و عمل کی باتیں" کے عنوان سے آیاتِ قرآنی کے حوالہ جات کے ساتھ بیان کی گئی ہیں تاکہ قرآنِ حکیم کی فکری اور عملی ہدایات سے آگاہی ہو سکے۔

۱۰- ہر سورت اور قصّہ سے متعلق "سمجھیں اور حل کریں" کے عنوان سے مختلف مشقوں کو شامل کیا گیا ہے تاکہ طلبہ کی قرآن فہمی کا جائزہ لیا جاسکے۔

۱۱- طلبہ کو قرآنِ حکیم کے حوالہ سے عملی مشق کروانے کے لئے "گھریلو سرگرمی" کے عنوان سے دلچسپ سرگرمیاں تجویز کی گئی ہیں تاکہ طلبہ کے گھر والوں کا تعلق بھی قرآنِ حکیم کے ساتھ مزید بڑھ سکے۔

۱۲- طلبہ کی فکری اور عملی رہنمائی کے لئے ہر سبق میں "فرمانِ نبوی ﷺ"، "عملی بات"، "کیا آپ جانتے ہیں؟"، "معلوم کیجیے" اور "سوچیے" کے عنوانات سے اہم معلومات بھی دی گئی ہیں۔

۱۳- طلبہ کی سہولت کے لئے "مشکل الفاظ کے معنی" کتاب کے آخر میں اسباق کی ترتیب کے مطابق حروف تہجی کے لحاظ سے دیئے گئے ہیں۔

۱۴- اساتذہ کی تدریسی معاونت کے لئے ہر حصّہ کے ساتھ ایک جامع "رہنمائے اساتذہ" بھی تیار کیا گیا ہے۔ جس میں ہر آیت کے ضمن میں "تشریحی نکات، علمی اور عملی پہلو، آیاتِ قرآنی کے حوالہ جات اور احادیث مبارکہ" الحمد للہ ۷۰ سے زائد تراجم اور تفاسیر کی روشنی میں مرتب کئے گئے ہیں۔ علاوہ ازیں "طریقہ تدریس"، "مقاصدِ مطالعہ" اور "ربطِ سورت" کے ساتھ ساتھ "مشقوں کے جوابات"، "اسباق کی منصوبہ بندی" اور مزید "عملی سرگرمیاں" بھی شامل کی گئی ہیں۔ نیز مطالعۂ قرآنِ حکیم کی تدریس بہتر بنانے کے لئے "عمومی تدریسی ہدایات" بھی مرتب کی گئی ہیں مزید یہ کہ طریقہ تدریس کے عملی مظاہرہ کے لئے "Demo Class" بھی ریکارڈ کرائی گئی ہے۔ "ماڈل پیپر اور عمومی پوچھے جانے والے سوالات (FAQs)" بھی "رہنمائے اساتذہ" میں دیئے گئے ہیں۔

۱۵- "مطالعۂ قرآنِ حکیم برائے طلباء و طالبات" مرتب کرنے میں اس بات کا خصوصی طور پر اہتمام کیا گیا ہے کہ "مسلکی اختلافات کے بیان سے گریز" کیا جائے اور ان ہی اُمور اور تشریحات کو بیان کیا جائے جن پر عموماً سب کا اتفاق پایا جاتا ہے۔

۱۶- اس نصاب کو مرتب کرنے میں علماء کرام، حفاظِ کرام، اساتذہ کرام اور والدین کی "مشاورت اور نظر ثانی" سے استفادہ کیا گیا ہے۔

NOT FOR SALE

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فہرست مضامین

نمبر شمار	سبق	صفحہ نمبر
۱	قصہ حضرت زکریا علیہ السلام	۱
۲	قصہ حضرت مریم علیہا السلام	۹
۳	قصہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام	۳
۴	سُوۡرَۃُ مَرۡیَم	۶
۵	سُوۡرَۃُ طٰہٰ	[illegible]۰
۶	سُوۡرَۃُ الۡاَنۡبِیَآء	[illegible]۰
۷	سُوۡرَۃُ الۡحَجّ	[illegible]۲
۸	سُوۡرَۃُ الۡفُرۡقَان	[illegible]۳
۹	قصہ حضرت لوط علیہ السلام	[illegible]۲
۱۰	سُوۡرَۃُ الشُّعَرَآء	[illegible]۱
۱۱	قصہ حضرت سلیمان علیہ السلام	۱[illegible]۲
۱۲	سُوۡرَۃُ النَّمۡل	۱[illegible]۱
۱۳	سُوۡرَۃُ الۡقَصَص	۱۱[illegible]
۱۴	سُوۡرَۃُ الۡعَنۡکَبُوۡت	۱۲[illegible]
۱۵	سُوۡرَۃُ الرُّوۡم	۱۴[illegible]
۱۶	سُوۡرَۃُ لُقۡمٰن	۱۵[illegible]
۱۷	سُوۡرَۃُ السَّجۡدَۃ	۱۶[illegible]
۱۸	سُوۡرَۃُ سَبَا	۱۷[illegible]
۱۹	سُوۡرَۃُ فَاطِر	۱۹[illegible]
۲۰	سُوۡرَۃُ یٰسٓ	۲۰[illegible]
۲۱	سُوۡرَۃُ صٓ	۲۱[illegible]
۲۲	سُوۡرَۃُ الۡاَحۡقَاف	۲۲[illegible]
۲۳	مشکل الفاظ کے معنی	۲۳[illegible]

قصہ حضرت زکریا علیہ السلام

حضرت زکریا علیہ السلام کا تعارف

قرآنِ حکیم میں ۲۶ انبیاء کرام علیہم السلام کے ناموں کا ذکر کیا گیا ہے اور زمانے کی ترتیب کے اعتبار سے حضرت عزیر علیہ السلام کے بعد حضرت زکریا علیہ السلام کا ذکر آیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت زکریا علیہ السلام کو بنی اسرائیل کی طرف نبی بنا کر بھیجا تھا۔ ان کا زمانہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش سے ۱۰۰ سال پہلے کا ہے۔ حضرت زکریا علیہ السلام نہایت عبادت گزار اور صبر کرنے والے تھے اور بیت المقدس کے ایک بڑے امام تھے۔

۱۔ حضرت مریم علیہا السلام کی کفالت کی سعادت

بیت المقدس کے امام حضرت عمران کی بیوی حضرت حنہ نے منت مانگی کہ اگر اللہ تعالیٰ انہیں اولاد عطا فرمائے تو وہ اپنی اولاد کو بیت المقدس کی خدمت کے لئے وقف کر دیں گی۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول فرمائی اور انہیں حضرت مریم علیہا السلام جیسی عظیم بیٹی عطا فرمائی۔ حضرت مریم علیہا السلام کی ولادت سے پہلے ہی ان کے والد حضرت عمران انتقال فرما چکے تھے۔ حضرت حنہ نے اپنی منّت پوری کرتے ہوئے اپنی بیٹی حضرت مریم علیہا السلام کو بیت المقدس کی خدمت کے لئے وقف فرمادیا۔ بیت المقدس میں موجود ائمہ میں سے ہر ایک کی یہ خواہش ہوئی کہ حضرت مریم علیہا السلام کی کفالت کی سعادت صرف اسے حاصل ہو۔ اس معاملے کو نمٹانے کے لئے یہ طے ہوا کہ قرعہ اندازی کی جائے اور جس کے نام قرعہ نکلے وہی حضرت مریم علیہا السلام کی کفالت کرے گا۔ یہ قرعہ حضرت زکریا علیہ السلام کے نام نکلا جو حضرت مریم علیہا السلام کے خالو بھی تھے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت مریم علیہا السلام کی کفالت کی سعادت حضرت زکریا علیہ السلام کو عطا فرمائی۔

۲۔ حضرت زکریا علیہ السلام کے دل میں اولاد کی خواہش کا پیدا ہونا

حضرت زکریا علیہ السلام کی زیرِ سرپرستی بیت المقدس کے بہترین ماحول میں حضرت مریم علیہا السلام پرورش پانے لگیں۔ حضرت زکریا علیہ السلام ان کی تعلیم وتربیت کا خصوصی خیال فرماتے اور جب بھی حضرت زکریا علیہ السلام حضرت مریم علیہا السلام سے ملاقات کے لئے ان کے حجرہ میں تشریف لے جاتے۔ تو اُن کے حجرہ میں اکثر بے موسم پھل رکھے ہوئے پاتے۔ ایک دن حضرت زکریا علیہ السلام نے حضرت مریم علیہا السلام سے پوچھا کہ مریم (علیہا السلام) یہ پھل تمہارے پاس کہاں سے آئے؟ حضرت مریم علیہا السلام نے جواب دیا کہ یہ اللہ تعالیٰ کے پاس سے ہیں اور اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے بغیر حساب رزق عطا فرماتا ہے۔ حضرت مریم علیہا السلام کا جواب سن کر حضرت زکریا علیہ السلام نے سوچا کہ جو اللہ تعالیٰ حضرت مریم علیہا السلام کو بے موسم پھل عطا فرما سکتا ہے وہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی بغیر اسباب کے اولاد عطا فرما سکتا ہے۔

۳۔ حضرت زکریا علیہ السلام کی اللہ تعالیٰ سے دعا

اسی وقت حضرت زکریا علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کو آہستہ آواز سے پکارا اور دعا مانگی کہ اے میرے رب! مجھے اپنے پاس سے نیک اولاد عطا فرما جو میری اور آلِ یعقوب (علیہ السلام) کی وارث بنے اور اُسے ایسا بنادے کہ وہ آپ کو ہمیشہ خوب راضی رکھے۔

NOT FOR SALE

۴۔ حضرت زکریا علیہ السلام کی دعا کی قبولیت

ابھی حضرت زکریا علیہ السلام عبادت کے حجرے میں کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگ ہی رہے تھے کہ ایک فرشتہ یعنی حضرت جبرائیل علیہ السلام نے انہیں آواز دی اور کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ایک بیٹے یحییٰ (علیہ السلام) کی بشارت عطا فرماتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے کلمہ کی تصدیق کریں گے سردار ہوں گے، اپنے نفس کی خوب حفاظت کرنے والے ہوں گے، نبی ہوں گے اور کامل نیک لوگوں میں سے ہوں گے۔

۵۔ بیٹے کی خوش خبری پر حضرت زکریا علیہ السلام کا تعجب

بیٹے کی خوش خبری پانے پر حضرت زکریا علیہ السلام کو تعجب ہوا کہ وہ بوڑھے ہو چکے ہیں اور ان کی بیوی بھی بوڑھی ہونے کے ساتھ ساتھ بانجھ ہیں۔ اس لئے ان کے ہاں اولاد کیسے ہو سکتی ہے؟ حضرت زکریا علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کی قدرت پر پورا یقین تھا لیکن اپنے دل کے اطمینان کے لئے انہوں نے سوال کیا کہ آخر اولاد کیسے ہو گی؟ جس کا جواب اللہ تعالیٰ نے یہ دیا کہ وہ ان کے لئے ان کی بیوی کو درست فرما دیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت زکریا علیہ السلام کا تعجب دُور کرتے ہوئے فرمایا کہ ایسا ہی ہو گا اور اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے۔ جیسا کہ اس نے آپ علیہ السلام کو پیدا فرمایا جب کہ آپ علیہ السلام کچھ بھی نہ تھے۔

۶۔ حضرت زکریا علیہ السلام کے لئے علامت کا مقرر کیا جانا

حضرت زکریا علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے علامت مقرر کرنے کی درخواست اس لئے کی کہ انہیں پتہ چل جائے کہ اب حمل قرار پا گیا ہے، تاکہ وہ اُسی وقت سے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے میں لگ جائیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آپ علیہ السلام کے لئے علامت یہ ہے کہ آپ علیہ السلام لوگوں سے بغیر کسی بیماری کے صحیح و سلامت ہونے کے باوجود تین دن تک صرف اشاروں سے بات کر سکیں گے۔ چنانچہ جب وہ دن آ گئے تو حضرت زکریا علیہ السلام اپنے عبادت کے حجرہ سے باہر آئے اور لوگوں کو اشاروں سے تلقین فرمانے لگے کہ وہ صبح و شام اللہ تعالیٰ کی پاکیزگی بیان کرتے رہیں۔

۷۔ حضرت یحییٰ علیہ السلام کی معجزانہ ولادت

حضرت زکریا علیہ السلام نے ایک طویل عمر اولاد کی نعمت سے محرومی میں گزاری تھی اور پھر بڑھاپے میں اللہ تعالیٰ سے اولاد کے لئے دعا مانگی۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول فرمائی اور ان کی بانجھ بیوی کو درست فرما دیا اور معجزانہ طور پر حضرت یحییٰ علیہ السلام جیسا عظیم بیٹا عطا فرمایا۔

۸۔ حضرت زکریا علیہ السلام اور حضرت یحییٰ علیہ السلام کے فضائل

حضرت زکریا علیہ السلام اور حضرت یحییٰ علیہ السلام دونوں اللہ تعالیٰ کے نبی تھے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں کئی مقامات پر ان کی فضیلت بیان فرمائی ہے۔ یہ نیک کاموں کی طرف جلدی کرنے والے، اللہ تعالیٰ کو امید اور خوف کے ساتھ پکارنے والے تھے۔ اللہ تعالیٰ کے سامنے عاجزی اختیار کرنے والے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت یحییٰ علیہ السلام سے پہلے اس نام کا کوئی شخص پیدا نہیں فرمایا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے بچپن ہی سے حضرت یحییٰ علیہ السلام کو دانائی عطا فرمائی تھی۔ وہ لوگوں پر ترس کھانے والے اور شفقت کرنے والے تھے۔ پاکیزگی اختیار کرنے والے اور والدین کے ساتھ نیک سلوک کرنے والے تھے۔ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی رسالت کی گواہی دینے والے تھے۔ وہ سرکشی اور گناہ کے کاموں سے بچنے والے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان پر سلامتی فرمائی ہے جس دن وہ پیدا ہوئے، جس دن ان کی وفات ہو گی اور قیامت کے دن جب وہ دوبارہ زندہ کئے جائیں گے۔

NOT FOR SALE

۹۔ حضرت زکریا علیہ السلام اور حضرت یحییٰ علیہ السلام کی وفات

علماء کی ایک رائے یہ ہے کہ یہود نے حضرت یحییٰ علیہ السلام کو شہید کیا جب کہ حضرت زکریا علیہ السلام نے ایک درخت کے کھوکھلے تنے میں پناہ لی تھی لیکن دشمنوں نے انہیں ڈھونڈ لیا اور حضرت زکریا علیہ السلام سمیت درخت کو آرے سے چیر کر دو ٹکڑے کر دیا اس طرح حضرت زکریا علیہ السلام کو بھی شہید کر دیا گیا۔ یہود کے بڑے بڑے جرائم میں سے ایک بہت بڑا جرم انبیاء کرام علیہم السلام کو شہید کرنا بھی ہے۔ انہوں نے اللہ ﷻ کے کئی انبیاء کرام علیہم السلام کو شہید کیا۔

قرآنِ حکیم میں بیان کئے گئے انبیاء کرام علیہم السلام کے ناموں کی فہرست

نمبر شمار	انبیاء کرام علیہم السلام کے نام	نمبر شمار	انبیاء کرام علیہم السلام کے نام
۱	حضرت آدم علیہ السلام	۱۴	حضرت ہارون علیہ السلام
۲	حضرت ادریس علیہ السلام	۱۵	حضرت موسیٰ علیہ السلام
۳	حضرت نوح علیہ السلام	۱۶	حضرت داؤد علیہ السلام
۴	حضرت ہود علیہ السلام	۱۷	حضرت سلیمان علیہ السلام
۵	حضرت صالح علیہ السلام	۱۸	حضرت الیاس علیہ السلام
۶	حضرت ابراہیم علیہ السلام	۱۹	حضرت یسع علیہ السلام
۷	حضرت لوط علیہ السلام	۲۰	حضرت یونس علیہ السلام
۸	حضرت اسماعیل علیہ السلام	۲۱	حضرت ذوالکفل علیہ السلام
۹	حضرت اسحاق علیہ السلام	۲۲	حضرت عزیر علیہ السلام
۱۰	حضرت یعقوب علیہ السلام	۲۳	حضرت زکریا علیہ السلام
۱۱	حضرت یوسف علیہ السلام	۲۴	حضرت یحییٰ علیہ السلام
۱۲	حضرت ایوب علیہ السلام	۲۵	حضرت عیسیٰ علیہ السلام
۱۳	حضرت شعیب علیہ السلام	۲۶	حضرت محمد ﷺ

NOT FOR SALE

۵۔ حضرت مریم علیہا السلام کی کفالت و پرورش کی ذمہ داری

حضرت مریم علیہا السلام کی پیدائش سے پہلے ہی آپ علیہا السلام کے والد حضرت عمران کا انتقال ہو چکا تھا جو کہ بیت المقدس کے امام تھے۔ حضرت حنہ نے جب اپنی بیٹی حضرت مریم علیہا السلام کو بیت المقدس کی خدمت کے لئے وقف فرمایا تو بیت المقدس کے تمام ائمہ کی یہ خواہش ہوئی کہ حضرت مریم علیہا السلام کی کفالت کی سعادت صرف اُسے ہی حاصل ہو چنانچہ ان ائمہ کے درمیان قرعہ اندازی کی گئی اور قرعہ حضرت زکریا علیہ السلام کے نام نکلا جو کہ اللہ تعالیٰ کے نبی اور حضرت مریم علیہا السلام کے خالو بھی تھے۔ اس طرح حضرت مریم علیہا السلام حضرت زکریا علیہ السلام کی کفالت میں بیت المقدس کے بہترین ماحول میں ظاہری اور باطنی اعتبار سے تیزی سے پرورش پانے لگیں۔

۶۔ حضرت مریم علیہا السلام پر اللہ تعالیٰ کی خصوصی انعامات دیکھ کر حضرت زکریا علیہ السلام کی دعا

حضرت مریم علیہا السلام نہایت پرہیز گار اور عبادت گزار تھیں۔ حضرت زکریا علیہ السلام جب بھی ان کے پاس ان کے حجرہ میں جاتے تو کھانے پینے کا کچھ سامان اور بے موسم پھل پاتے۔ تو وہ ان سے پوچھتے اے مریم (علیہا السلام)! تمہارے پاس یہ کہاں سے آئے ہیں؟ تو حضرت مریم علیہا السلام جواب دیتیں یہ اللہ تعالیٰ کے پاس سے ہیں اور اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے بے شمار رزق عطا فرماتا ہے۔ حضرت زکریا علیہ السلام کو خیال آیا کہ جو اللہ تعالیٰ حضرت مریم علیہا السلام کو بے موسم پھل عطا فرما سکتا ہے وہ مجھے بھی اولاد عطا فرما سکتا ہے۔ چنانچہ حضرت زکریا علیہ السلام نے اسی جگہ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی اور اللہ تعالیٰ نے حضرت یحییٰ علیہ السلام کی صورت میں ان کی دعا قبول فرمائی۔

۷۔ حضرت مریم علیہا السلام کا امتحان

حضرت مریم علیہا السلام اپنے گھر والوں سے علیحدہ ہو کر بیت المقدس کی ایک مشرقی جانب اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے بیٹھ گئیں اور پردہ ڈال لیا۔

حضرت مریم علیہا السلام انتہائی پرہیز گار، عبادت گزار اور نیک خاتون تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کا امتحان فرمایا اور حضرت جبرائیل علیہ السلام کو ایک خوب صورت انسان کی شکل میں بھیجا۔ حضرت مریم علیہا السلام نے تنہائی میں جب اچانک ایک مرد کو دیکھا تو خوف زدہ ہو گئیں اور کہنے لگیں کہ:

"میں تم سے رحمٰن کی پناہ مانگتی ہوں اگر تم اس رحمٰن سے ڈرنے والے ہو"۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے ان کا خوف دُور کرتے ہوئے فرمایا کہ:

"میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجا ہوا فرشتہ ہوں اس لئے آپ مجھ سے نہ ڈریں"۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے خوش خبری دی کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس لئے بھیجا ہے کہ میں آپ علیہا السلام کو پاکیزہ لڑکا عطا کروں۔ گویا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی معجزانہ ولادت ہوئی۔

۸۔ حضرت مریم علیہا السلام کا بیٹے کی خوش خبری پر اظہار تعجب

حضرت جبرائیل علیہ السلام کی زبان سے بیٹے کی خوش خبری سن کر حضرت مریم علیہا السلام کو تعجب ہوا کہ ان کے ہاں بیٹا کیسے پیدا ہو سکتا ہے؟ کیوں کہ نہ تو انہوں نے شادی کی ہے اور نہ ہی انہوں نے کوئی بُرائی کی ہے۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے انہیں تسلی دیتے ہوئے فرمایا کہ "ایسا ہی ہو گا اور اللہ تعالیٰ کے لئے ایسا کرنا بہت آسان ہے"۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو بغیر مرد اور عورت کے پیدا فرمایا۔ حضرت حوا علیہا السلام کو صرف مرد سے پیدا فرمایا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو صرف عورت سے پیدا فرمایا۔ باقی تمام انسانوں کو مرد اور عورت سے پیدا فرمایا۔ یہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ جیسا چاہتا ہے ویسا تخلیق فرماتا ہے۔

NOT FOR SALE